بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in | محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا

آنحضرت ﷺ کے خلیفۂ راشد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اور اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9؍ ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ کی زندگی کے کچھ واقعات بیان کروں گا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو بلایا اور فرمایا، مجھے عمرؓ کے متعلق بتاؤ، تو اُنہوں نے کہا، اے خلیفۂ رسول اللہ ﷺ، اللہ کی قسم! وہ آپؓ کی جو رائے ہے اُس سے بھی افضل ہیں سوائے اس کے کہ ان کی طبیعت میں سختی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ سختی اس لئے ہے کہ وہ مجھ میں نرمی دیکھتے ہیں۔ اگر امارت ان کے سپرد ہو گئی تو وہ اپنی بہت سی باتیں جو ان میں ہیں ان کو چھوڑ دیں گے۔ اِس کے بعد آپؓ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو بلایا اور اُن سے حضرت عمرؓ کے بارہ میں دریافت فرمایا، حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اُن کا باطن اُن کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں اُن جیسا کوئی نہیں۔ اِس پر حضرت ابو بکرؓ نے دونوں اصحابؓ سے فرمایا کہ جو کچھ مَیں نے تم دونوں سے کہا ہے اُس کا ذکر کسی اور سے نہ کرنا، اگر مَیں عمر کو چھوڑتا ہوں تو مَیں عثمان سے آگے نہیں جاتا اور اُن کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ تمہارے امور کے متعلق کوئی کمی نہ کریں، اب میری یہ خواہش ہے کہ مَیں تمہارے امور سے علیحدہ ہو جاؤں اور تمہارے اسلاف میں سے ہو جاؤں۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت طلحہؓ بن عُبید اللہ کے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے سے متعلق تحفظات پر فرمایا، کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو؟ جب مَیں اپنے رب سے ملوں گا اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو مَیں جواب دوں گا کہ مَیں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ ارشاد فرماتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ قوم کے انتخاب سے ہی کوئی خلیفہ ہو سکتا ہے تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو نامزد کیوں کیا تھا؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ آپؓ نے یونہی نامزد نہیں کر دیا بلکہ

پہلے صحابہؓ سے آپؓ کا مشورہ لینا ثابت ہے، پھر آپؓ مسجد پہنچے اور لوگوں سے کہا، اے لوگو! مَیں نے صحابہؓ سے مشورہ لینے کے بعد اپنے بعد خلافت کے لئے عمر کو پسند کیا ہے، کیا تمہیں بھی اُن کی خلافت منظور ہے؟ اِس پر تمام لوگوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا، پس یہ بھی ایک رنگ میں انتخاب ہی تھا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ اور خلفاء کو خلیفہ کی وفات کے بعد جبکہ حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ کی موجودگی میں ہی خلیفہ منتخب کر لیا گیا تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی علالت و وفات کے ذکر میں تاریخ طبری میں آتا ہے کہ آپؓ کی بیماری کا باعث یہ ہؤا کہ سات جمادی الآخر بروز سوموار آپؓ نے غسل کیا، اُس روز زیادہ سردی ہونے کی وجہ سے آپؓ کو بخار ہو گیا جو پندرہ روز تک رہا یہاں تک کہ آپؓ نماز کے لئے باہر آنے کے قابل بھی نہ رہے، آپؓ نے حکم دے دیا کہ حضرت عمرؓ نماز پڑھاتے رہیں۔ لوگ عیادت کے لئے آتے رہے، مگر روز بروز آپؓ کی طبیعت خراب ہوتی گئی، اُس زمانہ میں آپؓ رسول اللہؐ کے عنایت فرمودہ مکان (جو حضرت عثمانؓ بن عفّان کے مکان کے سامنے واقع تھا) میں ٹھہرے ہوئے تھے، علالت کے زمانہ میں زیادہ تر تیمارداری حضرت عثمانؓ کرتے رہے۔ کسی نے آپؓ سے کہا کہ طبیب کو بلا لیں تو اچھا ہے، آپؓ نے فرمایا کہ وہ مجھے دیکھ چکا ہے، لوگوں نے پوچھا اُس نے آپؓ سے کیا کہا ہے؟ فرمایا؛ اُس نے یہ کہا ہے اِنِّیْ اَفْعَلُ مَا اَشَآءُ مَیں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ مراد آپ کی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا اب یہی ارادہ ہے کہ مجھے اپنے پاس بلا لے اور کسی طبیب کی ضرورت نہیں ہے۔

آپؓ نے منگل کی شام کو بتاریخ بائیس جمادی الآخر تیرہ ہجری کو تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، آپؓ کا عہد خلافت دو سال تین مہینے دس روز رہا۔ آپؓ کے لبوں سے جو آخری الفاظ ادا ہوئے وہ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تھی تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (یوسف :102) یعنی مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شمار کر۔ آپؓ کی انگوٹھی کا نقش تھا نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ یعنی کیا ہی قدرت رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر دیکھنا کہ کوئی اور چیز تو نہیں رہ گئی، اگر ہو تو اُس کو بھی عمرؓ کے پاس بھیج دینا۔ تجہیز و تکفین کے متعلق فرمایا کہ اِس وقت جو کپڑا بدن پر ہے اُسی کو دھو کر دوسرے کپڑوں کے ساتھ کفن دینا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یہ تو پرانا ہے، کفن کے لئے نیا ہونا چاہیئے۔ فرمایا، زندے مُردوں کی بہ نسبت نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہیں۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں۔ آپؓ نے وصیت کی تھی کہ آپؓ کی اہلیہ حضرت اسماءؓ بنت عُمیس آپؓ کو غسل دیں، حضرت ابو بکرؓ کے صاحبزادے حضرت عبد الرحمٰنؓ نے اُن کے ساتھ معاونت کی۔ آپؓ کا کفن دو کپڑوں پر مشتمل جبکہ اِن میں سے ایک غسل کے لئے استعمال ہونے والا تھا، یہ بھی روایت ہے کہ تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ پھر آپؓ کو نبی کریمؐ کی چارپائی پر رکھا گیا (جس پر حضرت عائشہؓ سویا کرتی تھیں) اِسی چارپائی پر

آپؓ کا جنازہ اُٹھایا گیا اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ کی قبر اور منبر کے درمیان آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور رات کے وقت اِسی حجرہ میں رسول اللہؐ کی قبر کے ساتھ دفن کیا گیا، آپؓ کا سر رسول اللہؐ کے کندھوں کے مقابل میں رکھا گیا۔ تدفین کے وقت حضرت عمرؓ بن خطاب، حضرت عثمانؓ بن عفّان، حضرت طلحہؓ بن عُبید اللہ اور حضرت عبد الرحمٰنؓ بن ابو بکرؓ قبر میں اُترے اور تدفین کی۔

آپؓ کی چار بیویاں تھیں۔ قُتیلہ بنت عبد العُزیٰ (والدہ حضرت عبد اللہؓ و حضرت اسماءؓ)، حضرت اُمّ رومان بنت عامر (والدہ حضرت عبد الرحمٰنؓ و حضرت عائشہؓ)، حضرت اسماءؓ بنت عُمیس (والدہ محمد بن ابو بکرؓ) اور حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ (والدہ حضرت اُمّ کلثوم، جن کی ولادت حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہوئی)۔

آپؓ کو جب کوئی امر پیش آتا اور اہل الرّائے کا مشورہ درکار ہوتا تو آپؓ مہاجرین میں سے بعض چنیدہ اصحاب کو بلاتے یا بعض اوقات زیادہ تعداد میں مہاجرین و انصار کو جمع فرماتے۔ آپؓ نے اکابر صحابہؓ کے مشورہ سے ایک مکان بیت المال کے نام سے مختص فرمادیا تھا۔ جب آپؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ کی ضروریات کا انتظام بھی (سالانہ تین ہزار دِرہم یا کُل عہد خلافت میں چھ ہزار دِرہم) وظیفۂ بیت المال سے کیا گیا، آپؓ پہلے والی تھے جس کی رعایا نے اُس کے مصارف منظور کئے۔ کتب سیرت میں بالاتفاق یہ ملتا ہے اگرچہ آپؓ نے بیت المال سے اپنی اور اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے وظیفہ لیا مگر بوقت وفات تمام رقوم واپس کر دیں۔ آپؓ نے محکمۂ قضاء اور عام مسلمانوں کی سہولت کے لئے محکمۂ اِفتاء کا قیام فرمایا، آپؓ کے عہد خلافت میں نظام دیوان قائم نہ ہوا تھا لیکن سرکاری احکامات اور معاہدوں کی تحریر اور دوسرے تحریری کاموں کے لئے کچھ حضرات مخصوص تھے۔

حضرت ابو بکرؓ کے دَور میں کوئی باقاعدہ فوجی نظام نہ تھا جہاد کے وقت ہر مسلمان مجاہد ہوتا، فوجی تقسیم قبائل کے مطابق ہوتی، ہر قبیلہ کا امیر الگ الگ اور اُن سب پر امیر الاُمراء کا عہدہ ہوتا جو کہ آپؓ کی ایجاد تھی۔ آپؓ جنگ پر جانے والے سپہ سالاروں اور کمانڈروں کو ہدایات بھی دیتے، اِس تناظر میں حضور انور ایدہ اللہ نے آپؓ کی لشکر اُسامہؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے پُر حکمت نصائح کا تذکرہ فرمایا نیز حضرت یزید بن ابو سفیانؓ کو جنگ شام کے لئے بھجواتے ہوئے ارشاد فرمودہ زریں نصائح کی بابت یاددہانی کروائی کہ اِس کا ذکر مَیں گزشتہ ایک خطبہ میں بھی کر چکا ہوں، بعض اہم باتوں کا خلاصہ دوبارہ بیان کر دیتا ہوں، حضور انور نے فرمایا؛ یہ بڑی ضروری اور ہر عہدہ دار کے لئے یاد رکھنے والی باتیں ہیں اور اِن سے کاموں میں برکت پڑے گی۔

آپؓ نے کہا کہ؛ اللہ کے تقویٰ کو تم لازم پکڑو وہ تمہارے باطن کو اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ظاہر کو دیکھتا ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ اس سے قربت حاصل کرے۔ جاہلی اور تعصب سے بچنا۔ اللہ کو یہ باتیں انتہائی ناپسند ہیں۔ پھر فرمایا تم اپنے لشکر کے

ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ان کے ساتھ خیر سے پیش آنا۔ جب انہیں وعظ و نصیحت کرنا تو مختصر کرنا کیونکہ بہت زیادہ گفتگو بہت سی باتوں کو بھلا دیتی ہے۔ تم اپنے نفس کو درست رکھو لوگ تمہارے لئے درست ہو جائیں گے۔ اور نمازوں کو ان کے اوقات پر رکوع اور سجود کو مکمل کرتے ہوئے ادا کرنا۔ پھر فرمایا کہ جب دشمن کے سفیر تمہارے پاس آئیں تو ان کی عزت کرنا۔ انہیں بہت کم ٹھہرانا، ان کو اپنے کاموں کے بارے میں مطلع نہ کرنا۔ اپنے لوگوں کو ان سے بات کرنے سے روک دینا۔ جب تم کسی سے مشورہ لینا ساری بات بتا کے پھر مشورہ لینا۔ مشیر سے اپنی خبر مت چھپانا ورنہ تمہاری وجہ سے تمہیں نقصان پہنچے گا۔ فرمایا کہ رات کے وقت اپنے دوستوں سے باتیں کرو۔ شام کے وقت بیٹھو ان میں سے لوگ چنو ان سے باتیں کرو تمہیں خبریں مل جائیں گی۔ اکثر بغیر اطلاع دیئے ہی اچانک ان کی چوکیوں کا معائنہ کرنا نگرانی بھی ضروری ہے۔ جسے اپنی حفاظت گاہ سے غافل پاؤ اس کی اچھی طرح تادیب کرنا۔ پھر فرمایا کہ سزا دینے میں جلدی نہ کرنا اور نہ بالکل نظر انداز کرنا۔ اپنی فوج سے غافل نہ رہنا۔ ہر وقت جستجو اور اپنے لوگوں کی جاسوسی نہ کرتے رہنا کیونکہ اس طرح ان کی رسوائی ہوتی ہے۔ ان کے راز کی باتیں جو تمہیں پتہ لگے کسی اور سے نہ بیان کرنا۔ بیکار قسم کے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا سچے اور وفادار لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرنا۔ بزدل نہ بننا ورنہ لوگ بھی بزدل ہو جائیں گے۔ مال غنیمت میں خیانت سے بچنا یہ محتاجی سے قریب کرتی ہے اور فتح و نصرت کو روکتی ہے۔ یہ بہت سی باتیں ہیں جو میں نے بیان کیں نئی ان میں سے بعض باتیں جو علاوہ فوجی افسروں کے ہمارے عہدے داروں کے لئے بھی ضروری ہیں جس کا انہیں خیال رکھنا چاہیئے تبھی کام میں برکت پڑے گی۔

آپؓ کے عہد خلافت میں بلاد اسلامیہ کو مختلف ریاستوں میں تقسیم کیا گیا، اِن میں آپؓ نے اُمراء اور گورنر مقرر کئے، مدینہ اِن کا دارالخلافہ تھا جہاں آپؓ بحیثیت خلیفہ تھے۔ آپؓ، سنت نبی کریمؐ کے مطابق کسی قوم پر گورنر مقرر کرتے ہوئے اِس بات کا خیال رکھتے کہ اگر اِس قوم میں نیک و صالح افراد ہوتے تو اُنہی میں سے گورنر مقرر فرماتے، عاملین کے انتخاب میں اولیتِ اسلام کو دیکھا جاتا نیز ایسے شخص کو مقرر کیا جاتا جو درسگاہ نبوتؐ سے تربیت یافتہ ہو۔ کبھی قبائلی عصبیت یا اَقرباء نوازی کا رویہ اختیار نہیں کیا، اِسی سخت اصول اور بلند معیاری کا نتیجہ تھا کہ آپؓ کے مقرر کردہ عمّال و حکام نے ہمیشہ اپنی بہترین صلاحیتیں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے استعمال کیں۔ یہ ذکر چل رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بیان ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.